السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میاں چنوں سے محمد انور دریافت کرتے ہیں کہ گروی شدہ زمین سے فائدہ لینے کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا اسے سود قرار دیا جاسکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرض دینے کے بعد اس کی واپسی کو یقینی بنانے کے لئے مقروض کی کوئی چیز اپنے پاس رکھنا گروی کہلاتا ہے اس سے فائدہ لینے کے متعلق علماء حضرات کی مختلف آراء ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ مطلق طور پر گروی چیز سے فائدہ لیا جاسکتا ہے۔ اور یہ جائز اور مباح ہے۔

2۔ گروی چیز کی بنیاد قرض ہے اور جس نفع کی بنیاد قرض ہو وہ سود ہوتا ہے۔ لہذا اگر گروی چیز سے فائدہ لینا سود کی ایک قسم ہے اور یہ ناجائز اور حرام ہے۔

3۔ گروی چیز کی حفاظت و نگہداشت پر محنت واخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ لہذا بقدر محنت واخراجات فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس سے زائد فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

4۔ حقیقت کے اعتبار سے گروی چیز چونکہ اصل مالک کی ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت و نگہداشت فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے ہمارے نزدیک یہ آخری موقف کچھ زیادہ قرین قیاس ہے۔ البتہ اس میں کچھ تفصیل ہے کہ اگر گروی شدہ چیز دودھ دینے والا جانور یا سواری کے قابل کوئی جانور ہے تو اس کی حفاظت و نگہداشت پر اٹھنے والے اخراجات کے بقدر اس سے فائدہ لیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں اصل مالک کے زمہ اس کی حفاظت و نگہداشت کا بوجھ ڈالنا فریقین کے لئے باعث تکلیف ہے حدیث میں ہے:

"سواری کا جانور اگر گروی ہے تو اس پر اٹھنے والے اخراجات کی وجہ سے سواری کی جاسکتی ہے اور اگر دودھ دینے والا جانور ہے تو اخراجات کی وجہ سے اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے اور جو سواری کرتا ہے یا دودھ پیتا ہے اس کے زمہ اس جانور کے اخراجات ہیں۔" (صحیح بخاری کتاب الرھن)

یہ فائدہ بھی اپنے استعمال کی حد تک ہے۔ اگر گروی شدہ چیز ایسی ہے کہ اس کی حفاظت پر اخراجات وغیرہ نہیں اٹھانا پڑتے ہیں۔ مثلاً زیورات یا قیمتی دستاویزات وغیرہ تو ایسی چیز سے فائدہ لینا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ ایسا کرنا گویا اپنے قرض سے فائدہ اٹھانا ہے۔ جس سے سود کا واضح شائبہ ہے اگر گروی شدہ چیز زمین کی صورت میں ہے۔ جیسا کہ صورت مسؤلہ میں ہے تو چونکہ ایک حقیقی مالک قرض لینے والا ہے۔ اس لئے اس کا حق ہے کہ وہ خود کاشت کرکے اس سے نفع حاصل کرے۔ البتہ قرض کی واپسی یقینی بنانے کے لئے زمین سے متعلق کاغذات رجسٹری اور فرد ملکیت وغیرہ قرض دینے والا اپنے پاس رکھے اگر کسی وجہ سے ایسا ناممکن ہو تو جس کے پاس زمین گروی رکھی گئی ہے۔ وہ خود اسے کاشت کرے اور اس پر اٹھنے والے اخراجات کو منہا کرکے نفع وغیرہ کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا جائے۔ نصف یعنی ایک حصہ اپنی محنت کے عوض خود رکھ لے اور باقی دوسرا حصہ اس کے مالک کی زمین کی وجہ سے اسے دے دیا یا اس کے قرض سے اتنی رقم منہا کردے۔ اس طرح قرض کی رقم جب پوری ہوجائے گی۔ تو زمین اصل مالک کو واپس کردی جائے گی۔ اس سلسلے میں رائج الوقت مندرجہ ذیل صورتیں بالکل ناجائز اور حرام ہیں۔

1۔ جس کے پاس زمین گروی رکھی ہے۔ وہ اسے خود کاشت کرے۔ اور اس کی پیداوار خود ہی استعمال کرتا رہے اصل مالک کو بالکل نظر انداز کردے۔

2۔ اگر وقت مقررہ پر قرض وصول نہ ہو تو گروی شدہ زمین بحق قرض ضبط کرلی جائے۔ یہ دونوں صورتیں صریح ظلم اور زیادتی کا باعث ہیں۔ لہذا ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث